عید الاضحیٰ ابراھیمی قدروں کی یادگار

الْخُطْبَةُ الْأُولَى

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
وَلِلَّهِ الْحَمْدُ

اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ بُكْرَةً وَأَصِيلاً، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَتَمَّ عَلَيْنَا فَضْلَهُ وَنِعْمَتَهُ بِفَرْحَةِ الْعِيدِ وَبَهْجَتِهِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ،فَاللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا[١].

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ تَعَالَى: (وَإِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ)[٢].

---

(١) صلاة عيد الأضحى المبارك الساعة ١٦ و ٦ حسب توقيت مدينة أبوظبي.
(٢) العنكبوت : ١٦.

حضراتُ وخواتینِ اسلام! عشرۂ ذی الحجہ کے مقدس ایام میں دسویں تاریخ کو بڑی اہمیت وفضیلت حاصل ہے، اس مبارک دن کے بارے میں رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ أَعْظَمَ الْأَيَّامِ عِنْدَ اللَّهِ تَبارَكَ وَتَعَالَى يَوْمُ النَّحْرِ»(١) اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے عظیم ترین دن ازروئے فضیلت قربانی کا دن (یعنی ذی الحجہ کی دسویں تاریخ) ہے۔ اس دن ہر صاحب حیثیت مسلمان اپنے پروردگار کے حضور اس کے حکم کی بجا آوری میں جانوروں کی قربانی کا نذرانہ پیش کرتا ہے، حکمِ ربانی ہے: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾(٢). لہٰذا تم اپنے پروردگار (کی خوشنودی) کے لیے نماز پڑھو، اور قربانی کرو۔

ہماری یہ عید قربانی در اصل اُس عظیم الشان واقعہ کی یاد گار ہے جبکہ ہزاروں سال قبل جدامجد سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ (علیہ السلام) نے خدا کی مرضی و خوشنودی حاصل کرنے، امتحانِ محبت میں پورا اترنے، اور ابتلاء و آزمائش میں کھرا اترنے کے لئے خود اپنے صاحبزادے اور لخت جگر کے حلقوم پر چھری چلائی تھی، اللہ تعالی نے اپنے فضل وکرم اور بے پایاں رحمت سے حضرت اسمٰعیل (علیہ السلام) کو بچا لیا اور ان کی جگہ ایک جنتی مینڈھا ذبح کر دیا گیا۔ قرآنِ پاک نے اس پورے واقعے کی تصویر کشی بہت ہی دل کش انداز میں کی ہے، ارشاد باری تعالی ہے: ﴿قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَى﴾. انہوں (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا: بیٹا! میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں تمھیں ذبح کر رہا ہوں، سو تم بھی سوچ لو تمہاری کیا رائے ہے؟ سیدنا اسماعیل علیہ

---

(١) أبو داود: ١٧٦٥ .
(٢) الكوثر: ٢.

السلام نے جواب دیا: ﴿يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ﴾[١] . اے میرے ابا جان! آپ کر ڈالیے جو کچھ آپ کو حکم ملا ہے، آپ ان شاء اللہ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ ہونہار و فرمانبردار بیٹے نے اللہ رب العزت کی طاعت وبندگی اور بزرگ باپ کی فرمانبرداری میں اپنے آپ کو بسرُ و چشم پیش کر دیا، ان کا یہ واقعہ والدین کی اطاعت شعاری کا نادر المثال نمونہ ہے، اور اسی صبر و شکیبائی اور امتثال امرِ الٰہی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک عظیم ذبیحہ کا فدیہ دے کر بچا لیا[٢]. اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ* وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ* قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ* إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ* وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ﴾[٣]. چناچہ (وہ عجیب منظر تھا) جب دونوں نے سر جھکا دیا، اور باپ نے بیٹے کو پیشانی کے بل گرا یا۔ اور ہم نے انہیں آواز دی کہ: اے ابراہیم! تم نے خواب کو سچ کر دکھایا۔ یقینا ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح صلہ دیتے ہیں۔ یقینا یہ ایک کھلا ہوا امتحان تھا۔ اور ہم نے ایک عظیم ذبیحہ کا فدیہ دے کر اس بچے کو بچا لیا۔ چنانچہ ہماری یہ عید الاضحی کی قربانی اسی عظیم الشان قربانی کی یادگار ہے۔

اللَّهُ أَكْبَرُ   اللَّهُ أَكْبَرُ   اللَّهُ أَكْبَرُ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ   وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ

---

(١) الصافات: ١٠٢.
(٢) تفسير الطبري: (١٩/٦٠٠).
(٣) الصافات: ١٠٣ - ١٠٧.

برادرانِ اسلام! قرآنِ پاک نے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی حیاتِ مبارکہ اور اوصاف وکمالات کا بار بار ذکر کیا ہے، اور ان نقوش جاوداں کو زندگی وتابندگی بخشی ہے، ایک جگہ قرآن پاک نے ان کے بارے میں شہادت دی ہے کہ وہ بڑے راستی والے نبی تھے، اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا﴾[١]. اور آپ (اس) کتاب میں ابراہیم (علیہ السلام) کا ذکر کیجیے، بیشک وہ سچائی کے خوگر نبی تھے۔ دوسری جگہ ان کو اللہ تعالی نے اپنا دوست قرار دیا ہے ، ارشادِ ربانی ہے: ﴿وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا﴾[٢]. اور اللہ نے تو ابراہیم (علیہ السلام) کو اپنا خاص دوست بنالیا تھا۔ تو کہیں ان کو امام وپیشوا کے منصب جلیل پر فائز ہونے کی خوشخبری سنائی گئی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا﴾[٣]. میں تمہیں تمام انسانوں کا پیشوا بنانے والا ہوں۔ ان کی ذات گرامی خیر وبھلائی کا سرچشمہ ، تسلیم ورضا اور بندگی وعبودیت کا جامع پیکر تھی[٤]، اللہ تعالی نے ان کی ان صفات عالیہ کو اس انداز سے بیان فرمایا ہے: ﴿إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا﴾[٥]. بیشک ابراہیم ایسے پیشوا تھے جنہوں نے ہر طرف سے یکسو ہو کر اللہ کی فرمانبرداری اختیار کرلی تھی بیشک ابراہیم (علیہ السلام) بڑے مقتدا، اللہ کے فرمانبردار (اور اس کی طرف) ایک رخ رہنے والے تھے۔ اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں ان کی زندگی کو ہمارے لئے بطور

---

(١)مريم: ٤١.
(٢)النساء: ١٢٥.
(٣)البقرة : ١٢٤.
(٤)القرطبي : ٩/١٠.
(٥)النحل : ١٢٠.

اسوہ ونمونہ پیش کیا ہے، تاکہ ہم ان کی متابعت وپیروی کرکے اللہ کی رضا وخوشنودی حاصل کرسکیں، رب ذو الجلال والاکرام نے فرمایا: (قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ)[١]. بے شک تمہارے لئے ابراہیم (علیہ السلام) میں ایک عمدہ نمونہ ہے۔سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی شخصیت اطاعت وفرمانبرداری، اخلاص وللّٰہیت ، تسلیم ورضا اور حکمِ خداوندی کی بجاآوری میں ایک بہترین نمونہ ہے[٢]، اللہ رب العزت نے اُن کے اِن اوصاف کا تذکرہ اس طرح فرمایا ہے: (إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ)[٣]. اور (وہ وقت بھی یاد کرنے کے قابل ہے) جب ان سے ان کے پروردگار نے فرمایا کہ سر تسلیم خم کردو! تو وہ (فورا) بولے میں نے رب العالمین کے (ہر حکم کے) آگے سر جھکا دیا۔ اسی طرح حلم وبُردباری، خشیتِ الہی، رب کے حضور آہ وزاری میں ان کی کوئی مثال نہیں، قرآن پاک نے مختصر کلمات میں ان صفاتِ عالیہ کو بیان کیا ہے: (إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُنِيبٌ)[٤]. حقیقت یہ ہے کہ ابراہیم بڑے بردبار، (اللہ کی یاد میں) بڑی آہیں بھرنے والے (اور) ہر وقت ہم سے لو لگائے ہوئے تھے۔

برادرانِ ملت اسلامیہ! اسی طرح اللہ تعالی کی عطا کردہ نعمتوں کی شکر گذاری ان کی خاص خصلت تھی، اس لئے اللہ تعالی نے ان کی صفت شکر گذاری کا بھی خصوصی ذکر فرمایا ہے:

---

(١) الممتحنة: ٤.
(٢) تفسير الطبري : (٥٨١/٢).
(٣) البقرة: ١٣١.
(٤) هود: ٧٥.

(شَاكِرًا لِأَنْعُمِهِ اجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ)[1]. وہ اللہ کی نعمتوں کے شکر گزار تھے۔ اس نے انہیں چن لیا تھا، اور ان کو سیدھے راستے تک پہنچا دیا تھا۔ سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی اقتدا و پیروی والدین کی اطاعت و فرمابرداری کے باب میں بھی بہت اہم ہے، انہوں نے جس درد مندی، عزت واحترام اور محبت و مودت کے جذبے سے سرشار ہو کر اپنے والد کو مخاطب فرمایا ہے، قرآن مجید کے الفاظ سے اس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، انہوں نے اپنے والد کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: (يَا أَبَتِ)[2]. (ابراہیم علیہ السلام نے کہا:) میں آپ کو (رخصت کا) سلام کرتا ہوں۔ اب میں آپ کے لئے اپنے پروردگار سے مغفرت کی درخواست کروں گا، بیشک وہ مجھ پر بہت مہربان ہے۔

حضراتِ سامعینِ باوقار! سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی اسی اطاعت شعاری کے بدلے اللہ رب العزت نے ان کو دنیا و آخرت کے اجر عظیم سے نوازا، دنیا میں اولادِ صالح اور بہترین نسل عطا کی، منصبِ نبوت سے ان کی نسل کو سرفراز فرمایا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: (وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ وَآتَيْنَاهُ أَجْرَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ)[3]. اور ہم نے انہیں اسحاق (علیہ السلام) اور یعقوب (علیہ السلام) عطا کیا۔ اور ہم نے ان کی نسل میں نبوت اور کتاب کا سلسلہ جاری رکھا، اور ہم نے ان کو ان کا اجر دنیا میں (بھی) دیا اور یقیناً آخرت میں وہ (بڑے) نیک کاروں میں ہوں

---

(١) النحل: ١٢١.
(٢) مریم : ٤٢.
(٣) العنکبوت: ٢٧.

گے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنی اولاد کی تربیت اور دین پر ان کی استقامت کے لئے بڑے فکر مند رہتے تھے، اور اپنے پروردگار سے دعا کرتے کہ خالق ومالک سے ان کا رشتہ مستحکم وپائدار رہے، چنانچہ قرآن پاک نے ان کی اس فکرمندی اور دعا کو نقل کیا ہے: ﴿رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ﴾(۱). یارب! مجھے بھی نماز قائم کرنے والا بنادیجیے اور میری اولاد میں سے بھی (ایسے لوگ پیدا فرمایے جو نماز قائم کریں) اے ہمارے پروردگار! اور میری دعا قبول فرمالیجیے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو دین پر مضبوطی سے جمنے اور اللہ کی اطاعت وبندگی پر قائم رہنے کی وصیت بھی کی تھی۔ قرآنِ مجید نے ان کی اس نصیحت ووصیت کو بھی ذکر کیا ہے، ارشادِ حق سبحانہ ہے: ﴿وَوَصَّى بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾(۲). اور اسی بات کی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی، اور یعقوب نے بھی (اپنے بیٹوں کو) کہ: اے میرے بیٹو! اللہ نے یہ دین تمہارے لیے منتخب فرمالیا ہے، لہذا تمہیں موت بھی آئے تو اس حالت میں آئے کہ تم مسلم ہو۔ لہذا ہر باپ کی ذمہ داری ہے کہ اپنے اولاد کے مستقبل کی فکر کرے، کہ وہ صراط مستقیم پر گامزن ہو، اس کا اپنے معبود کے ساتھ رشتہ مضبوط ہو، صوم وصلاۃ کا پابند ہو، بلند اخلاق وکردار کا حامل ہو۔

قابلِ احترام خواتینِ اسلام! اولاد کے تئیں یہی فکر مندی ہمیں سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اطاعت شعار وفرمانبردار بیوی سیدہ ہاجر علیہا السلام کی زندگی میں ملتی ہے۔ سیدہ ہاجر علیہا السلام

(۱) إبراهيم: ٤٠.
(۲) البقرة: ١٣٢.

اپنے شوہر کی وفادار اور اپنے پروردگار پر اعلی درجہ کا یقین وتوکل کرنے والی خاتون تھیں، جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام ان کو شیر خوار بچے کے ہمراہ مکہ کی بے آب وگیاہ سرزمین میں چھوڑ کر جانے لگے تو انہوں نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ ہاجرہ نے کہا: تو اب اللہ بھی ہم کو ضائع نہیں کرے گا(۱)۔ اس نیک خاتون نے صبر و تحمل کے ساتھ تنہائی کی زندگی گذاری، اور اپنے لاڈلے بچے کی تربیت کا پورا خیال رکھا، اس لئے ہماری عورتوں کو بھی سیدہ ہاجر علیہا السلام کا اسوہ ونمونہ اپنے پیش نظر رکھنا چاہیے، اور اللہ کی اطاعت وبندگی، شوہر کی فرمانبرداری اور اولاد و خاندان کی اصلاح وتربیت کی بھرپور کوشش وسعی کرنی چاہیے۔ ایسی ہی خواتین کے لیے اللہ کے رسول ﷺ نے جنت کی خوشخبری سنائی ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَفِظَتْ فَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ زَوْجَهَا؛ قِيلَ لَهَا: ادْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتِ»(۲). جو عورت پانچ وقت کی نماز پڑھتی ہو، ماہ رمضان کے روزے رکھتی ہو، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتی ہو اور اپنے شوہر کی اطاعت کرتی ہو، اس سے کہا جائے گا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہو، داخل ہو جاؤ۔

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ

---

(۱) البخاري: ٣٣٦٤.

(۲) أحمد: ١٦٨٣.

حاضرینِ مجلس اور معزز خواتین! سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی زندگی میں ضیافت ومہمان نوازی، سخاوت وکرم گُستری کا بھی اعلی نمونہ ملتاہے، قرآنِ پاک نے ان کی اعلی درجہ کی میزبانی ومہمان نوازی کا بھی ذکر کیا ہے، اللہ رب العالمین کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ* إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ* فَرَاغَ إِلَى أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ* فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ﴾(۱). (اے پیغمبر) کیا ابراہیم کے معزز مہمانوں کا واقعہ تمہیں پہنچاہے؟ جب وہ ابراہیم کے پاس آئے تو انہوں نے سلام کہا۔ ابراہیم نے بھی سلام کہا۔ (اور دل میں سوچا کہ) یہ کچھ انجان لوگ ہیں، پھر وہ چپکے سے اپنے گھر والوں کے پاس گئے اور ایک موٹا سا بچھڑا لے آئے۔ اور اسے ان مہمانوں کے سامنے رکھا۔ کہنے لگے: کیا آپ لوگ کھاتے نہیں؟۔ غور فرمائیں کس طرح سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے مہمانوں کی آمد پر ان کا اہتمام کیا، فوراً اہل خانہ کے پاس تشریف لے گئے، فربہ بچھڑے کا گوشت تیار کرایا، اور خود سے ان کے سامنے کھانا پیش کیا۔ ایک مسلمان کو بھی جودُ وکرم اور ضیافت ومہمان داری میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی اقتدا کرنی چاہیے۔ اسی طرح سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی سیرتِ مبارکہ میں وطن سے محبت کا بھی درس ملتاہے، اوراس کی خوشحالی واستحکام، خیر وترقی کی دعا کا بھی پیغام ہے، جس کو قرآن پاک کی آیات میں اللہ تعالی نے اس طرح بیان کیاہے: ﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ﴾(۲). اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ابراہیم نے کہا تھا کہ: اے میرے

---

(۱) الذاريات : ٢٤-٢٥

(۲) البقرة: ١٢٦.

پروردگار! اس کو ایک پر امن شہر بنادیجیے اور اس کے باشندوں کو قسم قسم کے پھلوں سے رزق عطا فرمایے۔

اللہ تعالی کی بارگاہ میں مخلصانہ دعا ہے کہ عید الاضحی کے پیغام کو سمجھنے والا بنائے، جد امجد سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی تابناک سیرت کی اتباع کرنے والا بنائے، ابراھیمی قدروں اور پیارے حبیب ﷺ کی سنتوں کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ملک ووطن سے محبت نصیب فرمائے، اور تمام انسانیت کی بہی خواہی وخیر خواہی کا جذبۂ وافر عطا کرے۔ آمین۔

فَاللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى الْوَطَنِ الْخَيْرَاتِ، وَعَلَى قُلُوبِنَا الْمَسَرَّاتِ، وَارْزُقْنَا شُكْرَ نِعَمِكَ، ووَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ ﷺ وطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ، عَمَلًا بِقَوْلِكَ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ)(١).

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ

وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ

فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

(١) النساء: ٥٩.

الْخُطْبَةُالثَّانِيَةُ

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ

اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ.

حضرات گرامی! حضرت سیدنا ابراہیم خلیل الرحمن (علیہ الصلاۃ والسلام) توحیدِ کامل کے علمبر دار اور عبدیتِ کامل کے مظہر اتم تھے، اس لیے اللہ رب العزت نے نبی کریم ﷺ کے واسطے سے امت مسلمہ کو ملتِ ابراہیمی کی اقتدا و پیروی کا حکم دیا، ارشاد باری تعالی ہے: (ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا)[1]. پھر (اے پیغمبر) ہم نے تم پر بھی وحی کے ذریعے یہ حکم نازل کیا ہے کہ تم ابراہیم کے دین کی پیروی کرو جس نے اپنا رخ اللہ ہی کی طرف کیا ہوا تھا۔ اللہ سبحانہ وتعالی نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو چند امور میں آزمایا تو آپ ان امتحانوں میں پورے اترے اور ان احکام کی تعمیل کردی[2]، رب ذوالجلال نے فرمایا: (وَإِذِ

---

(١) النحل : ١٢٣.

(٢) تفسير ابن كثير: (١/٤٠٥)

ابْتَلَى إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ)[1]. (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ابراہیم کو ان کے پروردگار نے چند امور میں آزمایا اور انہوں نے وہ انجام دے دیئے۔ دوسری جگہ ارشاد ہے: (وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى)[2]. (کیا اسے ان باتوں کی خبر نہیں ملی جو موسیٰ کے صحیفوں میں درج ہے) اور ابراہیم (علیہ السلام) کے (صحیفوں میں) بھی، جنہوں نے (احکام کی) پوری بجا آوری کی۔

محترم دوستو اور بزرگو! یقیناً ملتِ ابراہیمی کی اتباع واقتدا سے ہم اُسی طرح فضلِ خداوندی اور انعامِ ربانی کے مستحق ہوسکتے ہیں جس طرح اللہ تعالی نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو دنیوی ُواخروی نوازشوں سے ہمکنار فرمایا، ارشاد ربُّ العالمین ہے: (وَآتَيْنَاهُ أَجْرَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ)[3]. اور ان کا اجر ہم نے انہیں دنیا میں (بھی) دیا اور یقینا آخرت میں ان کا شمار صالحین میں ہوگا۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی: (رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ* وَاجْعَل لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ)[4]. میرے پروردگار! مجھے حکمت عطا فرما، اور مجھے نیک لوگوں میں شامل فرمالے۔ اور آنے والی نسلوں میں میرے لیے وہ زبانیں پیدا فرمادے جو میری سچائی کی گواہی دیں۔ یعنی میرا ذکر آئندہ آنے والوں میں جاری رکھ، تاکہ وہ لوگ میرے طریق پر چلیں اور میرے لیے اضافہ ثواب وحسنات کا باعث ہوں۔ اللہ تعالی نے ان کی اس دعا کو بھی شرفِ قبولیت سے نوازا،

---

(١) البقرة : ١٢٤.
(٢) النجم : ٣٧.
(٣) العنكبوت : ٢٧.
(٤) الشعراء: ٨٣-٨٥.

اور ان کے نقوش جاوداں کو زندہ وتابندہ بنادیا، رہتی دنیا تک ان کا ذکر خیر ہوتا رہے گا۔ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:(سَلَامٌ عَلَى إِبْرَاهِيمَ* كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ* إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ)[1]. اور جو لوگ ان کے بعد آئے ان میں یہ روایت قائم کی (کہ وہ یہ کہا کریں کہ) سلام ہو ابراہیم پر۔ ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح صلہ دیتے ہیں۔ یقینا وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔ ہم بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ کی سلامتی نازل ہو خلیل اللہ سیدنا ابراہیم پر اور نبی آخر الزماں احمد مجتبی محمد مصطفی (ﷺ) پر۔ اور رب کریم امت مسلمہ کو ملتِ ابراہیمی کے قدروں کی پاسداری کرنے والی امت بنادے۔ ایک عرب شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے[2]:

فَتَشَبَّهُوا إِنْ لَمْ تَكُونُوا مِثْلَهُمْ   إِنَّ التَّشَبُّهَ بِالْكِرَامِ فَلَاحُ

معززین وشرفاءِ قوم کی مشابہت اختیار کرو اگر ان کے جیسے صفات وکمالات کے حامل نہیں ہو۔ بیشک ان کی مشابہت میں ہی فلاح وکامرانی ہے۔

اخیر میں رب کریم کی بارگاہ میں عاجزانہ ومخلصانہ دعا ہے کہ اے اللہ! عید الاضحی کی خیر وبرکت سے ہمیں نوازدے، دین پر استقامت عطا کر، اعمالِ صالحہ کی توفیق دے، زندگی میں صحتُ وسلامتی اور امن وسکون وچین نصیب کر، اور ہر طرح کے شرور وفتن اور مصائب وآلام سے ہم سب کی حفاظت فرما۔ آمین۔

وَأَوْصَانَا النَّبِيُّ ﷺ بِالصَّلَاةِ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِهِ كُلَّمَا صَلَّيْنَا عَلَيْهِ، فَعَنْ أَبِي

---

(١) الصافات: ١٠٩-١١١.

(٢) قيس بن الخطيم.

سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّي؟ قَالَ: « **قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ**»(١). وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَوْمِنَا هَذَا، وَاجْعَلْهُ شَاهِدًا لَنَا، اللَّهُمَّ مَتِّعْنَا بِرَاحَةِ الْبَالِ، وَحُسْنِ الْحَالِ، وَقَبُولِ الْأَعْمَالِ، اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا صَلَاتَنَا وَصَدَقَاتِنَا وَتَكْبِيرَنَا وَأَضَاحِينَا. وَتَقَبَّلْ مِنَ الْحُجَّاجِ حَجَّهُمْ، وَسَلِّمْهُمْ وَرُدَّهُمْ إِلَى أَوْطَانِهِمْ سَالِمِينَ غَانِمِينَ. اللَّهُمَّ أَعِدْ عَلَيْنَا الْعِيدَ السَّعِيدَ بِأَتَمِّ النِّعَمِ وَأَغْزَرِهَا، وَأَزْكَاهَا وَأَزْهَرِهَا، وَأَسْنَاهَا وَأَفْضَلِهَا، اللَّهُمَّ امْلَأْ بِالْفَرْحَةِ قُلُوبَنَا، وَبِالسَّعَادَةِ بُيُوتَنَا، وَبِالْبَهْجَةِ وَطَنَنَا، وَاجْعَلْنَا مِنْ أَهْلِ الْإِحْسَانِ. اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ الأَوْفِيَاءِ، وَارْفَعْ دَرَجَاتِهِمْ فِي عِلِّيِّينَ مَعَ الأَنْبِيَاءِ، وَاجْزِ أُمَّهَاتِهِمْ وَآبَاءَهُمْ وَزَوْجَاتِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ جَمِيعًا جَزَاءَ الصَّابِرِينَ يَا سَمِيعَ الدُّعَاءِ. اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ، اللَّهُمَّ كُنْ

---

(١) البخاري: ٦٣٥٨.

مَعهُمْ وَأَيِّدْهُمْ، اللَّهُمَّ وفِّق أَهْلَ الْيَمَنِ إِلَى كُلِّ خيْرٍ، وَاجْمَعْهُمْ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَارْزُقْهُمُ الرَّخَاءَ يَا أَكْرَمَ الأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ انْشُرِ الاِسْتِقْرَارَ وَالسَّلاَمَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ. **اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخ خليفةْ بن زايدْ لِكُلِّ خَيْرٍ، وَاحْفَظْهُ بِحِفْظِكَ وَعِنَايَتِكَ، وَوَفِّقِ اللَّهُمَّ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَأَيِّدْ إِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ.** اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، **اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد، وَالشَّيْخ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمْ رَحْمَةً وَاسِعَةًمِنْ عِنْدِكَ، وَأَفِضْ عَلَيْهِمْ مِنْ خَيْرِكَ وَرِضْوَانِكَ.** وَأَدْخِلِ اللَّهُمَّ فِي عَفْوِكَ وَغُفْرَانِكَ وَرَحْمَتِكَ آبَاءَنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَجَمِيعَ أَرْحَامِنَا وَمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَيْنَا. **اللَّهُمَّ احْفَظْ لِدَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ اسْتِقْرَارَهَا وَرَخَاءَهَا، وَبَارِكْ فِي ثَرَوَاتِهَا وَخَيْرَاتِهَا، وَزِدْهَا فَضْلًا وَنِعَمًا، وَحَضَارَةً وَعِلْمًا، وَبَهْجَةً وَجَمَالًا، وَمَحَبَّةً وَتَسَامُحًا، وَأَدِمْ عَلَيْهَا السَّعَادَةَ وَالْأَمَانَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.**

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

وَكُلُّ عَامٍ وَأَنْتُمْ بِخَيْرٍ.